احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 30 ستمبر 2002ء، 22 رجب 1423 ہجری- 30 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 223

خدا کی خاطر محبت کرنے والے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا- کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے- آج جبکہ میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا-

(مسلم کتاب البر والصلة باب فی فضل الحب فی اللہ حدیث نمبر 4655)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز کے بعد بیت مبارک قادیان کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے- اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے- اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام دین کو پرے ہٹنا پڑتا حتی کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے- اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام دین سے مخاطب ہو کر فرمایا ''آؤ میاں نظام دین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں''- یہ فرما کر حضور بیت الذکر کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا- اس وقت میاں نظام دین خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعود کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے-

(رفقاء احمد جلد چہارم- ص 99)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں-

ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کا ایک قریبی عزیز حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں قادیان میں آکر کچھ عرصہ رہا تھا ایک دن سردی کے موسم کی وجہ سے ہمارے نانا جان مرحوم نے اپنا ایک مستعمل کوٹ ایک خادمہ کے ہاتھ اسے بھجوایا تا کہ یہ عزیز سردی سے محفوظ رہے- مگر کوٹ کے مستعمل ہونے کی وجہ سے اس عزیز نے یہ کوٹ حقارت کے ساتھ واپس کر دیا کہ میں استعمال شدہ کپڑا نہیں پہنتا- اتفاق سے جب یہ خادمہ اس کوٹ کو لے کر میر صاحب کی طرف واپس جا رہی تھی تو حضرت مسیح موعود نے اسے دیکھ لیا اور پوچھا کہ یہ کیسا کوٹ ہے اور کہاں لئے جاتی ہو؟ اس نے کہا میر صاحب نے یہ کوٹ اپنے فلاں عزیز کو بھیجا تھا مگر اس نے مستعمل ہونے کی وجہ سے بہت برا مانا ہے اور واپس کر دیا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا:-

''واپس نہ لے جاؤ اس سے میر صاحب کی دل شکنی ہوگی- تم یہ کوٹ ہمیں دے جاؤ- ہم پہنیں گے- اور میر صاحب سے کہہ دینا کہ میں نے رکھ لیا ہے-''

(سیرۃ طیبہ ص 64)

عہدیداران تحریک جدید کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 25 اکتوبر 1968ء کو تحریک جدید کے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا-

''اگر ان مخلصین جماعت پر ان کاموں کی اہمیت واضح کی جائے اور بنی نوع انسان کی ضرورتوں کا احساس انہیں دلایا جائے اور جو تھوڑی بہت قربانیاں انہوں نے دی ہیں یا وہ آئندہ دیں گے ان سے جو شاندار نتائج نکلے ہیں یا ہم اپنے رب سے توقع رکھتے ہوں کہ آئندہ نکلیں گے وہ ان کے سامنے رکھے جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں سے اس مالی قربانی میں پیچھے رہ جائیں- دفتر تحریک جدید کو بھی اور جماعت کے دوسرے عہدیداران کو بھی زمینداروں کے سامنے یہ باتیں رکھنی چاہئیں- اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمینداروں کی آمد بہت بڑھ گئی ہے.........اور اس زائد آمد سے اس نے اگر پہلے تحریک جدید میں کچھ نہیں دیا تھا وہ اب اس چندہ میں کچھ دے- اور اگر اس نے پہلے کم دیا تھا تو اب کچھ زیادہ دے دے- اللہ تعالیٰ فضل کرے تو ان کی فصلیں بہت اچھی ہو سکتی ہیں اس طرح ان کی آمد اور بڑھ سکتی ہے اور پھر ساتھ ساتھ دعا بھی کرے-''

(الفضل 2 نومبر 1968ء)

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 5- اکتوبر بروز ہفتہ شام 5-00 بجے تا 8-00 بجے اور 6- اکتوبر بروز اتوار صبح 8-00 بجے تا 2-00 بجے دوپہر مریضوں کا معائنہ کرینگے- ضرورت منداحباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ یعنی E.C.G وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کرلیں- بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

48

پر حکمت نصائح

ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

میدان جہاد میں تبلیغ

جب اسلامی فوجیں رومی سپاہ سے برسرپیکار تھیں اس دوران پہلے فریقین میں سفارتوں کا تبادلہ ہوا تو جارج نامی رومی قاصد نے اسلامی لشکرگاہ میں آ کر انہیں باجماعت نماز ادا کرتے دیکھا تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا پھر جب حضرت ابوعبیدہؓ نے اسلام کا پیغام اسے پہنچایا اور حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں سورہ نساء کی وہ آیات سنائیں جن میں آپ کو خدا کا رسول اور کلمۃ اللہ کہا گیا ہے تو جارج نے حق وصداقت کی گواہی دیتے ہوئے اسلام قبول کرلیا اور واپس جانے سے انکار کردیا مگر امین الامت نے باصرار اسے اسلامی سفیر حضرت خالدؓ کے ساتھ واپس جانے پر مجبور کیا اور یوں سفارت کے حق امانت پر بھی کوئی آنچ نہ آنے دی۔

(فتوح البلدان للبلاذری ص 141)

حق کا اعلان

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

صحابہ کرام کی طرف دیکھنا چاہئے کہ اسلام کی ضعف کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بادشاہوں کو خط لکھ دیا۔ اس وقت ایسا مہذبانہ زمانہ بھی نہیں تھا نہ یہ امن کی صورت۔ صحابہؓ نے ان خطوط کو پہنچایا اور برسردربار اپنے عقائد کو کھول کر بیان کیا۔ ایک عیسائی بادشاہ کو جب اسلام کا پیغام پہنچا اور اس نے صحابہؓ سے کلام الٰہی سنا تو وہ بول اٹھا یہ اس کا کلام معلوم ہوتا ہے جس نے تورات نازل کی اور کہا اگر اس نبی کے پاس میں جاسکتا تو اس کے قدم چومتا۔ پادریوں کو بلا کر کہا۔ دیکھو اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے کیا تم اسے پسند کرتے ہو؟ جب ان سے مخالفت محسوس کی تو کہہ دیا میں تو تمہیں آزماتا تھا۔ یہ کمزوری دنیا کی حرص کا نتیجہ تھی۔ جس میں دنیا پرستی نہیں وہ حق کہنے اور حق کا اعلان کرنے سے نہیں ڈرتے اور ان کی خداامداد کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 440)

عش عش کر اٹھتے

کپورتھلہ کی ابتدائی جماعت براہین احمدیہ نے ہی تیار کی۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی .... کے مایہ ناز فرزند حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر فرماتے ہیں۔

"براہین احمدیہ جب چھپی تو حضرت مسیح موعود نے اس کا ایک نسخہ حاجی ولی اللہ صاحب کو بھیجا جو کہ کپورتھلہ میں مہتمم بندوبست تھے اور ہمارے پھوپھا صاحب مرحوم منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پور کے چچا تھے۔ حاجی صاحب براہین احمدیہ کا نسخہ اپنے وطن قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ میں لے گئے۔ وہاں عندالملاقات والد صاحب (حضرت منشی ظفر احمد صاحب) کو وہ کتاب حاجی صاحب نے دے دی۔ والد صاحب فرماتے ہیں کہ ہم اس کتاب کو پڑھا کرتے اور اس کی فصاحت و بلاغت پر عش عش کر اٹھتے کہ یہ شخص بے بدل لکھنے والا ہے۔ اور براہین احمدیہ پڑھتے پڑھتے والد صاحب کو حضرت صاحب سے محبت ہوگئی۔

اس کے تھوڑے عرصہ بعد والد صاحب کپورتھلہ آ گئے اور حاجی صاحب والد صاحب سے براہین احمدیہ پڑھوا کر سنتے۔ منشی اروڑا صاحب اور محمد خان صاحب نے بھی کتاب کا مطالعہ کیا اور انہیں بھی محبت پیدا ہوئی۔ اس کے بعد اتفاق ایسا ہوا کہ والد صاحب جالندھر اپنے ایک رشتہ دار کو ملنے گئے ہوئے تھے کہ حضرت صاحب بھی کسی سفر کے اثناء میں جالندھر ٹھہرے اور بعد کا واقعہ والد صاحب کی روایات میں مفصل درج ہے۔ اور جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے۔ والد صاحب کی آمد و رفت قادیان شروع ہوگئی۔ یہ 1884ء و 1885ء کے قریب کا واقعہ ہے۔ والد صاحب نے بہت دفعہ حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور بیعت لے لیں۔ لیکن حضور نے انکار فرمایا کہ مجھے حکم نہیں۔ جب لدھیانہ سے حضور نے بیعت کا اعلان فرمایا تو والد صاحب و محمد خان صاحب اور منشی اروڑا خان صاحب کے نام ایک خط لکھا کہ آپ بیعت کے لئے کہا کرتے تھے مجھے اب اذن الٰہی ہو چکا ہے۔ اس خط کے مطابق مذکورہ اصحاب نے لدھیانہ پہنچ کر بیعت کرلی۔" (روایات حضرت منشی ظفر احمد .... صفحہ 13)

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک شخص خلیفہ غلام محی الدین نے جناب .... حاجی ولی اللہ سے بیان کیا کہ میں نے براہین احمدیہ منگائی ہے۔ .... مرحوم نے بتاکید ان سے فرمایا کہ براہین احمدیہ دیکھنے کے واسطے میرے پاس بھیج دو۔ اور اس وقت ہی ان سے منگائی۔ تیسری اور چوتھی جلد انہوں نے .... بھیج دی۔ آپ نے اس کا مطالعہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ہر وقت آپ کے مطالعہ میں رہتی تھی۔ یہاں تک کہ دونوں جلدیں ختم کرلیں اس کے بعد آپ نے دو خط تحریر فرمائے۔ ایک خط حضرت مسیح موعود کے نام اردو میں، دوسرا مولوی محمد صاحب کے نام فارسی زبان میں۔ مولوی صاحب کو لکھا تھا کہ آپ نے جو حالات مرزا صاحب کے سنائے تھے اب جو میں نے براہین احمدیہ دیکھی تو وہ سب غلط ثابت ہوئے اور حضرت صاحب کا حق پر ہونا ظاہر فرمایا مگر مولوی صاحب نے خط کا کچھ جواب نہیں دیا۔"

(رفقاء احمد جلد دہم صفحہ 38-39)

حضرت حاجی ولی اللہ .... کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی .... لکھتے ہیں۔

ابتداً جب کہ حضرت نے کوئی دعوی نہ کیا تھا براہین ہی کو دیکھ کر حاجی صاحب خود لوگوں پر ظاہر کیا کرتے تھے کہ یہ مجدد ہیں۔ چنانچہ حضرت منشی ظفر احمد .... فرماتے ہیں کہ حاجی صاحب 38 یا 39 بکرمی (قریباً 1883ء) میں قصبہ سراوہ ضلع میرٹھ میں تشریف لے گئے تھے اس وقت ان کے پاس براہین احمدیہ تھی وہ حاجی

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

1939ء

③

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ جوبلی منعقد ہوا۔

28 دسمبر کا دن جلسہ جوبلی کے طور پر منایا گیا۔ یعنی حضرت مصلح موعود کی خلافت پر 25 سال پورے ہوئے نیز حضور کی اور سلسلہ احمدیہ کی عمر 50 سال ہوگئی۔ تمام جماعتیں صبح اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ جلسہ گاہ میں پہنچیں 14 احباب نے اپنے علاقوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کئے جس کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ بعدازاں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضور کی خدمت میں جماعت کی طرف سے 2 لاکھ 70 ہزار کا چیک شکرانے کے طور پر پیش کیا کہ حضور جس طرح چاہیں خرچ فرمائیں۔ اس کے بعد حضور نے اپنی تقریر میں اس رقم کو احمدیت کی اشاعت کے لئے خرچ کرنے کا منصوبہ بیان فرمایا۔

بعدازاں حضور نے لوائے احمدیت بلند کیا، جس کی کپاس کی کاشت، چنائی، دھنوائی، کتوائی اور کپڑے کی تیاری سب کی رفقاء اور رفیقات حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں سے ہوئی۔ لوائے احمدیت بلند کرنے کے بعد حضور نے احباب جماعت سے اس کی حفاظت اور اسے بلند تر رکھنے کا عہد لیا۔ بعدازاں حضور نے لوائے خدام الاحمدیہ اور لوائے لجنہ اماءاللہ بھی لہرایا۔

28 دسمبر کو ہی حضور نے "خلافت راشدہ" کے عنوان سے زبردست خطاب فرمایا۔ جلسہ کی کل حاضری 39950 تھی۔

جلسہ سالانہ خواتین میں پہلی دفعہ دو انگریز نو احمدی خواتین تشریف لائیں۔ حضور نے خواتین سے خطاب کے دوران انہیں ایڈریس پیش کرنے کا موقع دیا۔ لجنہ نے حضور کی خدمت میں ایک گھوڑی اور قلم کا تحفہ پیش کیا۔

27 دسمبر ترکی میں ہولناک زلزلہ۔ حضور کا پیغام ہمدردی اور زلزلہ زدگان کی مدد کیلئے مالی تحریک۔

متفرق

- 1939ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی 687 شاخیں تھیں۔
- صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ آمد 328287 روپے تھی۔
- 1939ء تک ارجنٹائن میں مولوی رمضان علی صاحب کے ذریعہ 30 شامی احمدی ہو چکے تھے۔
- خدام الاحمدیہ کا علم انعامی پہلی دفعہ مجلس کیرنگ اڑیسہ نے حاصل کیا۔
- قرآن کریم کے گورمکھی اور ہندی تراجم کی اشاعت ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی

مجلس عرفان

فرمودہ 29مئی 1944ء
بمقام قادیان

روح کی حقیقت

جہاں تک موت کے بعد خداتعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں روح انسانی کے جانے کا سوال ہے- اس کو الگ رکھ کر اگر روح کی حقیقت پر غور کیا جائے تو قرآن کریم اور احادیث سے یہ کہیں پتہ نہیں لگتا- کہ روح کوئی ایسی چیز ہے جسے ہم محسوس نہیں کر سکتے- پس اگر ہم روح کا مشاہدہ کرنے کی کوشش کریں- تو یہ ہرگز مذہب کے خلاف بات نہیں ہوگی- مگر ابھی تک ہمارے پاس کوئی ایسے شواہد نہیں ہیں- جن سے انسانی روح کو محسوس کیا جا سکے- اور دوسروں کو بھی اس کے وجود کا مشاہدہ کرایا جا سکے- اگر روح کی حقیقت پر غور کرتے ہوئے اس رنگ میں تحقیق کی جائے جس رنگ میں ڈاکٹر بوس نے سبزیوں کے متعلق لمبے تجارب کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ ان میں بھی روح پائی جاتی ہے- اور سائنس کے مشاہدات سے ثابت کیا جائے کہ دماغی یا قلبی قوت کے علاوہ انسان کے اندر کوئی اور بھی ایسی چیز ہے جو ان سب سے ممتاز ہے- اور جو جسم انسانی میں کام کرتی ہے- تو یہ موجودہ زمانہ کی دہریت کا قلع قمع کرنے کے لئے ایک زبردست ہتھیار ہوگا- سائنس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں سائنس کے ایک دو ایکسپرٹ ایسے ہونے چاہئیں- جو دن رات اس کام میں مشغول رہیں اور تحقیقات کریں کہ وہ کونسے ذرائع ہیں جن سے روح کا وجود ثابت کیا جا سکتا ہے-

ہماری غرض یہ ہے کہ کسی طرح ہم سائنٹیفک طور پر بھی ثابت کردیں- کہ انسانی جسم میں مادہ کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے- جس کے کام کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ دل کا کام ہے یا دماغ کا کام ہے اللہ تعالیٰ کے وجود کے متعلق تو ہمیں یہ آسانی حاصل ہے کہ ہم اس کی قدرتوں کے ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں- لیکن روح کا اس وقت تک کوئی ایسا کام نظر نہیں آ رہا- جس کو پیش کر کے ہم کہہ سکیں کہ یہ مائنڈ ورک یا ہارٹ ورک نہیں- بالواسطہ تو روح کا وجود ثابت کیا جا سکتا ہے- مثلاً ہم ثابت کر دیتے ہیں کہ خدا ہے- اور پھر کہہ دیتے ہیں کہ خدا نے ہی یہ کہا ہے- کہ میں نے روح پیدا کی- اس لئے تم اس پر ایمان لاؤ- یا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو پیش کر کے جنہوں نے اپنی روحانی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہوتا ہے- ہم کہہ دیتے ہیں- کہ ان کا وجود روح کی حقیقت کو ظاہر کر رہا ہے- کیونکہ یہ اس کے قائل ہیں- مگر یہ سب بالواسطہ ثبوت ہیں- اب تک کوئی ایسا ظاہری ثبوت نہیں ملا- جس سے روح کا وجود ثابت کیا جا سکے- اور دوسروں کو بھی مشاہدہ کرایا جا سکے- کہ جسم انسانی میں فلاں چیز ایسی ہے- جس کے افعال کو قلب یا دماغ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا- فرشتوں کے متعلق بھی ہم کہہ دیتے ہیں- کہ وہ ہم سے ملے- اور انہوں نے باتیں کیں- مگر روح کے متعلق سائنس کے مشاہدات اور تجربات کی رو سے ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا- صوفیاء نے اس کے متعلق کوشش کی ہے لیکن اب تک وہ ہمیں کسی ایسے مقام تک نہیں پہنچا سکے- جہاں پہنچ کر دوسری قوموں کو بھی اس کا قائل کیا جا سکے- مثلاً وہ کہتے ہیں- روحیں ایک مقام سے دوسرے مقام پر پہنچ جاتی ہیں- اور یہ ثبوت ہوتا ہے- اس بات کا کہ روح کوئی الگ چیز ہے- لیکن اس بارہ میں ابھی تک کوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا- جسے دوسری توجیہات سے رد نہ کیا جا سکتا ہو- پھر جہاں تک تجربہ بتا رہا ہے- یہ چیز بھی الٰہی تصرف کے ماتحت معلوم ہوتی ہے- ہماری ذاتی کوشش یا خواہش کا اس میں دخل نہیں ہوتا-

مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا- اور اس نے کہا میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے راستہ میں آتے ہوئے آپ کو فلاں سٹیشن پر (لاہور تھا یا امرتسر) دیکھا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میں تو وہاں نہیں گیا تھا- پس ہم یہ نہیں کہہ سکتے - کہ اپنے تصرف سے انسان ایسا کر سکتا ہے- اور نہ تجربہ نے ابھی اس کی تصدیق کی ہے-

پس یہ چیز ایسی نہیں ہے کہ جسے دوسروں کے سامنے بطور حجت پیش کیا جا سکے- بعض اور علوم ایسے ہیں- جن میں مشق پیدا کر کے انسان ایسے کام کر لیتا ہے- جو عام لوگوں کے لئے حیرت کا باعث ہوتے ہیں- میں نے خود ان علوم کا ایک دفعہ تجربہ کرنا شروع کیا تھا- مگر چند دن کے بعد میں نے ان کو چھوڑ دیا- کیونکہ ان میں مادیت ہی مادیت تھی- میں اس وقت اپنے تجربہ سے یہ سمجھتا تھا کہ اگر میں کوشش کروں- تو بہت جلد اس میں ترقی کر سکتا ہوں- مگر پھر میں یہ سمجھا کہ یہ اپنی عمر کو ضائع کرنے والی بات ہے- مثلاً پیٹھ کے پیچھے کتاب رکھ کر پڑھ لینا یا دوسری جگہ سے کسی کو دیکھ لینا یا ایسی ہی بعض اور باتوں میں مہارت پیدا کر لینا کوئی مشکل امر نہیں- میں نے خود چند دنوں میں ہی ان باتوں کو حاصل کر لیا تھا- یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو مادیت سے تعلق رکھنے والی ہیں روحانیت سے ان کا کوئی تعلق نہیں- اس وجہ سے میں نے ان کو ترک کر دیا- اور سمجھا کہ اس سے وقت ضائع ہوتا ہے- کچھ یہ بات بھی روک بن گئی- کہ انہی دنوں رویا میں مجھے حضرت مسیح موعود نظر آئے- اور آپ مجھے فرمانے لگے- کہ محمود ایسا نہ کرو- اس طرح سینہ کمزور ہو جاتا ہے- اور سل کا خطرہ ہو جاتا ہے- چنانچہ میں نے ان تجارب کو بالکل ترک کر دیا- میں نے دیکھا- جو لوگ اس قسم کے تجارب میں مشغول ہوتے ہیں- وہ وہمی بن جاتے ہیں- ولایت میں بھی لوگ نظر آ جاتے ہیں- مگر ان کی حالت ایسی ہوتی ہے- کہ بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں آنکھیں پھٹی ہوئی ہوتی ہیں- کپڑوں پر مٹی پڑی ہوئی ہوتی ہے- اور انہیں کچھ ہوش ہی نہیں ہوتا- کہ اپنی حالت کی درستی کی طرف توجہ کریں- وہ ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں- جیسے ہمارے ملک میں سادھو ہوتے ہیں- حالانکہ یورپ میں بناؤ سنگھار پر خاص طور پر زور دیا جاتا ہے-

درحقیقت یہ ایک دماغی علم ہے روحانی علم نہیں- جو لوگ اس علم کے حصول کے لئے مختلف مشقیں کرتے ہیں ان کی قوت ارادی بالکل ماری جاتی ہے-

پیر افتخار احمد صاحب کو بچپن میں ان کے والد صوفی احمد جان صاحب یہی مشقیں کرایا کرتے تھے- کیونکہ وہ اس وقت سمجھتے تھے- یہ ایک روحانی علم ہے- ایک دفعہ پیر صاحب کے پیٹ میں درد ہوا- حضرت خلیفہ اول پیر افتخار احمد صاحب کو بھائی کہا کرتے تھے کیونکہ پیر صاحب آپ کے برادر نسبتی تھے آپ نے فرمایا بھائی ذرا لیٹ جاؤ- تا کہ میں دیکھ لوں تمہیں کیسا درد ہے- وہ لیٹ گئے تو حضرت خلیفہ اول نے ان کے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور انگلیوں سے ابھی دبانا ہی شروع کیا تھا کہ پیر صاحب جلدی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے ہیں ہیں یہ کیا کرنے لگے ہو- حضرت خلیفہ اول فرمانے لگے- پیٹ دیکھنے لگا ہوں اور کیا کرنے لگا ہوں- وہ کہنے لگے آپ کی انگلیاں اگر میرے پیٹ میں دھنس جاتیں تو میں کیا کرتا- آپ کی تو قوت ارادی بڑی زبردست ہے-

تو ان لوگوں کی ول پاور (Will power) بالکل ماری جاتی ہے- جہاں بعض باتوں میں وہ دوسروں سے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں وہاں ان کی عمل کی طاقت بھی بالکل جاتی رہتی ہے-

سوال- ایک یورپین مصنف نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آرٹ آف ڈوسنگ کے ذریعہ بنی اسرائیل کے لئے پانی کا پتہ لگا لیا تھا- کیونکہ پانی کی لہروں کا قلب کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور اس علم کے ذریعہ انسان معلوم کر سکتا ہے کہ زمین کے نیچے کہاں کہاں چشمے ہیں- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس علم سے ان بارہ چشموں کا پتہ لگا لیا تھا جو بنی اسرائیل کی سیرابی کا باعث ہوئے-

جواب- اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ آرٹ آف ڈوسنگ کے ذریعہ اس بات کا علم ہو سکتا ہے کہ زمین کے نیچے کہاں کہاں چشمے ہیں- تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ بات کس طرح پیدا ہو گئی کہ جہاں بنی اسرائیل کو پانی کی ضرورت پیش آئی اور جہاں وہ شدت پیاس سے موت کے قریب پہنچ چکے تھے- اسی جگہ زمین میں سے پانی بھی نکل آیا- یہ دونوں باتیں ایک مقام پر کس طرح اکٹھی ہو گئیں- ہم صرف اس بات کو معجزہ قرار نہیں دیتے کہ زمین سے ایک مقام پر پانی نکل آیا- بلکہ ہم معجزہ اس بات کو قرار دیتے ہیں کہ جہاں بنی اسرائیل کو یہ ضرورت حقہ پیش آئی- اس جگہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ سامان پیدا فرما دیا- پس اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی علم کے ماتحت چشموں کو معلوم کر لیا تھا- تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسی طاقت تھی جو بنی اسرائیل کی ہلاکت اور تباہی کے وقت ان کے قدم عین اسی جگہ لے گئی جہاں پانی موجود تھا کسی اور جگہ نہ لے گئی-

حضرت مسیح موعود لطیفہ سنایا کرتے تھے کہ کوئی شخص کسی کے باغ میں سے انگوروں کا ایک ٹوکرا بھر کر اپنے گھر کی طرف لے جا رہا تھا کہ راستہ میں باغ کا مالک مل گیا اور چونکہ وہاں اسی کا باغ تھا- اس نے پہچان لیا کہ یہ شخص میرے باغ سے انگور چرا کر لے جا رہا ہے- چنانچہ اس نے اسے پکڑ لیا اور کہا بتاؤ تم یہ انگور کس کی اجازت سے گھر لے جا رہے ہو- وہ کہنے لگا- پہلے میری بات سن لو پھر جو جی چاہے اعتراض کرنا- اس نے کہا- سناؤ کیا بات ہوئی- وہ کہنے لگا بات یہ ہے کہ میں فلاں جگہ سے گزر رہا تھا کہ ایک بگولہ آیا اور اس نے مجھے اٹھا کر آپ کے باغ میں گرا دیا- آپ بتائیں کیا اس میں میرا کوئی قصور ہے- مالک کہنے لگا ہرگز نہیں تمہارا اس میں کوئی قصور نہیں- وہ کہنے لگا آگے سنو- جب میں گرا تو تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ زور سے بگولہ اٹھا آپ جانتے ہیں جان بڑی پیاری ہوتی ہے میں نے بچنے کے لئے ادھر ادھر ہاتھ مارے تو انگور کے عرشے چونکہ قریب ہی تھے- میرا ہاتھ ان پر جا پڑا اور انگور گرنے لگے- بتایئے کیا اس میں میرا کوئی قصور ہے- مالک کہنے لگا ہرگز نہیں- اس نے کہا جب انگور گرنے لگا تو اتفاقاً نیچے ایک ٹوکرا پڑا ہوا تھا- انگور اس میں جمع ہو گئے اب بتایئے کیا

باقی صفحہ 4 پر

دو روزہ اوّلین جلسہ سالانہ برطانیہ بیت الفضل لندن کے احاطہ میں منعقد ہوا

جماعت احمدیہ برطانیہ کے پہلے جلسہ سالانہ 1964ء کی روئیداد

حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی خطابات کئے

محمد محمود طاہر صاحب

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کی تاریخ اور ترقیات کا ایک اہم باب ہے۔ اس عظیم روحانی نظام کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود نے اذن الٰہی سے 1891ء میں رکھی اور پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ قادیان میں صرف 75 خوش نصیب رفقاء حضرت مسیح موعود شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ کی اہمیت، برکات اور افادیت کے پیش نظر روز افزوں اس میں شاملین کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور پھر جماعت کے بیرون ممالک پھیلاؤ کی وجہ سے اس باثمر شجر کی شاخیں اکناف عالم میں پھیلنا شروع ہوگئیں۔

انگلستان میں خلافت اولیٰ میں دعوت الی اللہ کا کام شروع ہوا۔ جبکہ 1914ء میں باقاعدہ مشن قائم ہوا۔ 1924ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود بنفس نفیس برطانیہ تشریف لے گئے اور بیت الفضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا۔ جماعت احمدیہ انگلستان کو 1964ء میں اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی اس لحاظ سے یہ سال جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔

جماعت انگلستان کا یہ دو روزہ جلسہ سالانہ مورخہ 30,29 اگست 1964ء (بروز ہفتہ واتوار) بیت الفضل لنڈن کے احاطہ میں منعقد ہوا۔ خشک اور خوشگوار موسم کے پیش نظر جلسہ کے لئے شامیانے نصب کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ البتہ جلسہ گاہ کے اندر قناتیں نصب کردی گئیں۔

مہمانوں کی آمد اوران کی رہائش وطعام

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ 28 اگست 1964ء بروز جمعہ سے شروع ہوگیا تھا۔ احباب جماعت اس جلسہ میں شمولیت کے لئے برطانیہ کے دور دراز مقامات سے تشریف لائے۔ سکاٹ لینڈ، شمالی انگلستان اور بریڈ فورڈ سے کثیر تعداد میں مہمان تشریف لائے۔ ساؤتھ ہال سے ایک پوری کوچ کرایہ پر حاصل کرکے احباب لنڈن تشریف لائے۔ مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام جماعت لندن کے سپرد تھا۔ بیرونی مہمانوں کی رہائش کا انتظام لندن میں آباد احمدی گھرانوں میں کیا گیا۔ لوگوں نے اپنے گھروں کے کمرے مہمانوں کے لئے مخصوص کردیئے تھے۔ اس موقعہ پر بیت الفضل لندن میں لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کا اجراء ہوا اور احباب کے کھانے کا انتظام بیت الفضل میں کردیا گیا تھا۔ خواتین اور مردوں کے لئے علیحدہ علیحدہ جلسہ گاہ تیار کی گئی اور مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ کی افتتاحی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا جو مسعود احمد چوہدری صاحب نے کی۔ کارروائی کا آغاز مورخہ 29 اگست 1964ء بروز ہفتہ دن ساڑھے گیارہ بجے عمل میں آیا۔ تلاوت کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب کی نظم کی ریکارڈنگ سنائی گئی۔ اس کے بعد مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب امام بیت الفضل لنڈن نے افتتاحی تقریر کی۔ اس افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم شیخ محمود الحسن صاحب سی ایس پی نے کی۔ افتتاحی تقریر کے بعد مکرم عبدالرحمٰن صاحب چوہدری نے بیرون ممالک سے آئے ہوئے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ ان پیغامات میں جماعت احمدیہ انگلستان کے پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد پیش کی گئی اور اس کی کامیابی کے لئے دعائیں کی گئی تھیں۔ مکرم وکیل التبشیر ربوہ کے پیغام کے علاوہ جماعت ہائے احمدیہ نائجیریا، غانا، سیرالیون، سنگاپور، کینیا، یوگنڈا، ٹانگانیکا، ہالینڈ، جرمنی، امریکہ اور انڈونیشیا سے آئے ہوئے پیغامات اور تار پڑھ کر سنائے گئے۔

پیغامات کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تقریر فرمودہ جلسہ سالانہ 1961ء کی ریکارڈنگ سنائی گئی۔ اس تقریر کے بعد مکرم فضل الرحیم صاحب نے پروفیسر نصیر احمد خان صاحب کی دو نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں۔ جس کے بعد ''خلافت'' کے موضوع پر مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب نے تقریر کی۔ مکرم خواجہ عبدالرشید صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا جس کے بعد مکرم شیخ محمود الحسن صاحب نے اپنا صدارتی خطاب کیا۔ پہلے اجلاس کی کارروائی دو بجے دوپہر اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی کارروائی بعد نماز ظہر وعصر مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی تلاوت ونظم کے بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت انصاف نے خطاب فرمایا۔ آپ نے ممبران جماعت انگلستان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ اس معاشرے میں حقیقی دینی نمونہ پیش کریں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے صدارتی خطاب اور دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ رات کے کھانے اور نماز مغرب وعشاء کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر فرمودہ 1954ء برموقع جلسہ سالانہ کی ریکارڈنگ کے بعض حصے احباب جماعت کو سنائے گئے یوں محبت ومحویت کے جذبہ سے لبریز یہ پروگرام رات دس بجے تک جاری رہا۔ پہلے دن جلسہ سالانہ کی حاضری 75 رہی جس میں ایک بڑی تعداد انگریز مہمانوں کی تھی۔

دوسرا دن، اختتامی اجلاس

پہلے جلسہ سالانہ برطانیہ کا تیسرا اور اختتامی سیشن مورخہ 30 اگست 1964ء کو دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی باجماعت ادائیگی کے بعد شروع ہوا۔ نمازیں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے کی۔ کرسیوں کی اگلی نشستیں مقامی باشندوں کے لئے مخصوص تھیں۔ احباب جماعت کے علاوہ روٹری کلبوں کے متعدد ممبران اور دیگر معزز حضرات بھی اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس اجلاس میں جلسہ گاہ مکمل طور پر بھر گیا تھا۔ تلاوت اور مختصر صدارتی تقریر کے بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے صداقت دین اور صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انگریزی زبان میں مبسوط تقریر فرمائی جس کو شرکاء نے توجہ اور نہماک سے سماعت کیا آپ کی تقریر کے بعد جماعت انگلستان کا پہلا جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اختتامی اجلاس میں حاضری 200 تک پہنچ گئی تھی۔

جلسہ سالانہ کے آغاز سے پہلے 22 اگست کو امام بیت الفضل لندن نے ایک پریس کانفرنس کی اور اخباری نمائندوں کو جلسہ سالانہ کی غرض وغایت اور انتظامات کے حوالے سے معلومات دیں اس کو بعض اخبارات نے شائع کیا۔ بعض لوکل اخبارات نے اس جلسہ کی کارروائی پر مبنی رپورٹس شائع کیں۔

(الفضل 26 ستمبر 1964ء وسالانہ نمبر 1991ء)

پہلا جلسہ سالانہ برطانیہ جوکہ 1964ء میں شروع ہوا اور اس میں خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود کے

باقی صفحہ 6 پر

بقیہ صفحہ 3

اس میں بھی میرا کوئی قصور ہے- باغ کا مالک کہنے لگا ہرگز نہیں- اگر میرا سارا باغ اجڑ جاتا اور تمہاری جان بچ جاتی تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن تم یہ بتاؤ تمہیں یہ کس نے کہا تھا کہ تم اپنے سر پر ٹوکرا اٹھاؤ اور اسے لے کر اپنے گھر کی طرف چل پڑو- وہ کہنے لگا- بس یہی میں بھی سوچتا آرہا تھا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ میں انگوروں کا ٹوکرا اٹھائے اپنے گھر کی طرف جارہا ہوں- اس طرح ہم نے مان لیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوئی ایسا علم آتا تھا مگر سوال یہ ہے کہ وہ کونسا علم تھا جو موسیٰؑ کو اس وقت پانی کے ان چشموں پر لایا- جب بنی اسرائیل پیاس سے مر رہے تھے جب وہ جنگلوں میں بھٹکتے پھر رہے تھے- اور جب انہیں اپنی زندگی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی- یہ چیز ہے جسے ہم معجزہ کہتے ہیں اور یہ چیز ہے جسے کوئی علم اور کوئی تھیوری باطل نہیں کرسکتی اعتراض تب ہوتا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آرٹ آف ڈوسنگ کے ذریعہ پہلے چشموں کا پتہ لگالیا ہوتا اور پھر بنی اسرائیل کو وہ اس مقام پر لاکر دکھا دیتے کہ یہاں چشمے موجود ہیں جیسے تعویذوں والے پہلے کسی مقام پر تعویذ گڑوا دیتے ہیں اور پھر لوگوں سے کہتے ہیں جاؤ فلاں جگہ سے زمین کھودو وہاں سے کچھ تعویذ نکلیں گے- اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تو بے شک اسے ہم معجزہ قرار نہیں دے سکتے تھے مگر یہاں تو یہ کیفیت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو مصر سے لا رہے ہیں ایک ایسے راستہ سے لا رہے ہیں جو بالکل نیا ہے آتے آتے ان کو راہ بھول جاتا ہے اور وہ جنگلوں میں ادھر ادھر بھٹکتے پھرتے ہیں اس دوران میں ان کو پیاس لگتی ہے اور جب پیاس انتہا کو پہنچ جاتی ہے اور وہ مرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ معجزانہ طور پر ان کے لئے پانی کے چشمے زمین سے پھوڑتا ہے- اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آرٹ آف ڈوسنگ کے ذریعہ چشمے معلوم کر لئے تھے تو سوال یہ ہے کہ فرعون کا بنی اسرائیل سے لڑنا- پھر بنی اسرائیل کا مصر سے بھاگنا- ایک نئے راستہ پر آنا- اصل راستے کو بھول جانا جنگلوں میں ادھر ادھر بھٹکتے پھرنا پیاس لگنا- پیاس کا اپنے انتہا کو پہنچ جانا اور اس حالت میں اللہ تعالیٰ کا ان کو ایسے مقام پر لے جاکر کھڑا کر دینا جہاں پانی موجود تھا- یہ کونسے آرٹ آف ڈوسنگ کے ماتحت ہوگیا-

یہ ساری چیزیں بتا رہی ہیں کہ جو کچھ ہوا اللہ تعالیٰ کی تائید سے ہوا اگر ان سب باتوں کو نظر انداز کر دیا جائے اور خود بخود کوئی نظریہ قائم کرلیا جائے تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے فرائیڈ نے کہہ دیا کہ موسیٰؑ کوئی تھا ہی نہیں-

(روزنامہ الفضل 14 مئی 1960ء)

امۃ القدوس صاحبہ

ثقافت اور زبان کا باہمی تعلق اور ان پر ہونے والے اثرات

ہر زبان اور ثقافت کو جغرافیائی اور سیاسی حالات نے متاثر کیا

Language لاطینی زبان کے لفظ "Lingua" سے نکلا ہے۔ جس کے معنی Tongue (زبان) Speech, Dialect اور Language کے ہیں۔ زبان اور کلچر کا ایک دوسرے کے ساتھ چولی دامن کا رشتہ ہے۔ کسی ملک کی زبان کا مطالعہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس ملک کی ثقافت اور تہذیب و تمدن کا مطالعہ کیا جائے۔ کسی بھی ملک یا معاشرے کے لوگوں کی زبان اور تہذیب کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ اس قوم پر کن کن اقوام نے اپنے کلچر اور تہذیب کے اثرات چھوڑے۔

مجھے بیلا رس جو کہ سوویت یونین کی ایک ریاست تھی اس کی سرکاری یونیورسٹی کی "Philology Faculty" (Philology سے مراد الفاظ کا مطالعہ ہے جن کا تعلق کسی بھی زبان سے ہو یا مختلف زبانوں کے گروپ سے ہو) میں نہ صرف روسی زبان بلکہ مشرقی یورپ میں رہنے والی اقوام کی زبانوں اور کلچر کو پڑھنے کا موقعہ ملا۔ اس کے علاوہ یونانیوں کے ادب اور ان کے کلچر کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔

دنیا میں بولی جانے والی زبانوں کو دس سے زیادہ فیملیز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان میں سب سے بڑی Family کا نام "Ethnologue Language Family" ہے۔ یہ زبانوں کی فیملی کا ایک Tree (درخت) ہے جس میں یورپ ایشیا، مشرقی یورپ، لاطینی امریکہ میں بولی جانے والی زبانوں کی فیملیز ملتی ہیں۔ روسی زبان کا تعلق Indo-Europeon فیملی سے تعلق رکھنے والی زبانوں سے ہے۔ اس فیملی سے تعلق رکھنے والی بے شمار زبانیں ہیں۔ جن میں Armenian، Anatolian، Albanian، Celtic، Indo-Iranian، Italic/Romanic، Germanic، Slavic اور بے شمار دوسری زبانیں شامل ہیں۔

روسی زبان کا تعلق Slavic Languages میں سے ہے۔ Slavic زبانیں مشرقی یورپ میں بولی جانے والی زبانیں ہیں۔

Slavic زبانیں انہیں کیوں کہا جاتا ہے؟ Slavic لفظ Slave سے نکلا ہے جس کے معنی غلام کے ہوتے ہیں۔

یہ مشرقی یورپ میں بسنے والی اقوام ہیں جو کبھی چھوٹے چھوٹے قصبوں میں رہتی تھیں جو آج سے تقریباً پندرہ بیس ہزار سال پہلے یہاں آ کر آباد ہوئی تھیں۔ Slavic Language میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل زبان روسی زبان ہے اس کے علاوہ روسی زبان سوویت جمہوریتوں کی سب سے بزرگ زبان ہے۔ جس طرح اردو زبان ہندو پاکستان کی بڑی زبانوں میں سے ایک ہے۔ کسی بھی زبان کی اہمیت کے پیچھے اس زبان کا ادب اور اس قوم کی تہذیب ہوتا ہے۔ زبان اگر اردو ہے تو پاک و ہند میں اس کو پسند کرنے کی وجہ اردو کا ادب ہے اور دہلی اور لکھنؤ میں رہنے والے وہ لوگ تھے جن کا تعلق نہایت مہذب گھرانوں سے تھا۔ دہلی اور لکھنؤ کو کبھی پاک و ہند میں "تہذیب کا گہوارہ" کہتے تھے۔ اس کی وجہ ان کی زبان کی شائستگی اور رہن سہن کے طور طریقے تھے۔ یورپ میں "Culture" سے مراد کسی بھی ملک کی زبان، ادب، تھیٹر، فائن آرٹ اور ہسٹری ہوتا ہے مشرقی یورپ میں بھی کلچر سے یہی مراد لیا جاتا ہے۔ جیسے جیسے کسی ملک کی قوم کسی دوسرے ملک کے کلچر سے متاثر ہوتی ہے ویسے ویسے اس ملک کے لوگوں کی زبان میں اس قوم کی زبان اور ان کے کلچر میں اس قوم کے کلچر کے اثرات ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس چیز کی وضاحت روسی زبان سے کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا میں بولی جانے والی کسی بھی بین الاقوامی زبان سے کی جا سکتی ہے۔ روسی زبان کو مشرقی یورپ، امریکہ اور ہندوستان میں پسند کرنے کی وجہ کے پیچھے روس کا کلاسیکل ادب اور کلچر ہے۔

زبانوں پر ماحول کے اثرات

روسی زبان میں تینتیس حروف تہجی ہیں اور سو Signs ہیں۔ Signs کو سمجھنے کے لئے حروف تہجی کا جاننا ضروری ہوتا ہے۔ اس میں آنے والے حروف "a" جو کہ "ah" کی آواز دیتے ہیں۔ "C" انگریزی زبان کے "S" کی آواز دیتا ہے۔ یہ تینوں حروف اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ روسی زبان پر انگریزی زبان کے علاوہ دوسری یورپین زبانوں نے اپنا اثر چھوڑا ہے۔ جس طرح اردو زبان میں ہندی، فارسی اور عربی زبان کے اثرات ملتے ہیں۔ اس سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی زبان خود بخود وجود میں نہیں آ جاتی بلکہ اس پر ضرور ارد گرد کے علاقوں میں بولی جانے والی زبانوں کے اثرات ہوتے ہیں۔ بلکہ قدیم زبانوں میں بولی جانے والی زبانوں میں جدید تبدیلیاں جب وقت کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں تو نئی زبانیں وجود میں آتی ہیں۔

انگریزی، امریکن انگلش، فرانسیسی زبانیں لاطینی زبان سے وجود میں آئیں۔ لاطینی زبان انگریزی زبان کی Root Language ہے اسی طرح مشرقی یورپ کی زبانوں کی روٹ لینگویج Old Slavic Language ہے۔

متروک اور مردہ زبانیں

یہ روٹ زبانیں وقت کے ساتھ ساتھ مردہ زبان کی شکل اختیار کرتی گئیں۔ مردہ زبانوں میں بہت سی زبانیں آتی ہیں۔ ان میں عبرانی، لاطینی، پرانی یونانی زبانیں، سنسکرت اور پالی وغیرہ شامل ہیں۔

ان زبانوں میں لکھی گئی کتابیں تو مل جاتی ہیں لیکن ان زبانوں میں کوئی بات کرتا ہوا نہیں ملتا سوائے عبرانی کے جس کو یہودیوں نے اسرائیل میں از سرِ نو زندہ کیا ہے۔ بولے نہ جانے کی وجہ سے یہ زبانیں مردہ زبانیں کہلاتی ہیں۔ روسی زبان کی Root زبان پرانی Slavic زبان ہے۔ مشرقی یورپ کے چرچوں میں پادری اس زبان میں درس دیتے ہوئے ملتے ہیں اور وہی اس زبان کو سمجھ سکتے ہیں یا پھر Philologist اس زبان پر ریسرچ کرتے ملتے ہیں۔ یہ زبان مشرقی اقوام کے نزدیک ویسے ہی عزت کا مقام رکھتی ہے جس طرح عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک عبرانی زبان اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے، اسی طرح سنسکرت ہندوؤں کے نزدیک اپنا الگ ایک خاص مقام رکھتی ہے۔

انگریزی اقوام، فرانسیسی اقوام، جرمن اقوام، چائنہ کی اقوام اور پاک و ہند کے لوگ اپنی اپنی جگہ اپنی زبان اور اپنا کلچر رکھتے ہیں۔ لیکن کہیں نہ کہیں یہ قومیں دوسری اقوام کے کلچر اور زبان سے متاثر ہوتی ہیں۔

روسی زبان کی لغت میں "پیالہ" "دیوان" اور "چائے" جیسے الفاظ ملتے ہیں اور ان کا روسی لغت میں وہی مطلب ہے جو ہمارے ہاں ان الفاظ کا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مشرق بعید کی اقوام کی زبانوں نے کہیں نہ کہیں اپنا اثر ان کی زبان پر چھوڑا ہے۔ آج کے دور میں بسنے والی اقوام جن کا تعلق مختلف ممالک سے ہے۔ کبھی یہ قومیں الگ الگ قصبوں میں رہتی تھیں اور اپنا اپنا رہن سہن تھا۔ اپنی زبان اور اپنا کلچر تھا۔ جو قومیں زیادہ طاقتور تھیں انہوں نے جنگیں کیں اور اپنے سے کمزور قوموں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔

اس طرح چھوٹے چھوٹے قصبے آپس میں مل کر ایک بڑا ملک بن گئے پھر ایک زبان اور ایک کلچر بن گیا۔

اس کی مثال اس طرح دی جا سکتی ہے کہ 1992ء تک جب روس ایک سوویت یونین تھا اور دنیا میں اس کو ایک پاور کی حیثیت حاصل تھی۔ کبھی ایک چھوٹی سی ریاست ہوتی تھی اور اس ریاست کے لوگ ویسے ہی ہجرت کر کے دوسرے علاقوں سے آئے جیسے آج کی دوسری بڑی اقوام ہجرت کر کے آئی تھیں اور کسی دوسری طاقتور قوم کے ساتھ مل کر اپنا ایک علیحدہ ملک بنا لیا۔

جس طرح Danes نے انگلستان میں ہجرت کی Norsemen نے مغربی یورپ میں ہجرت کی۔ اسی طرح Scandanarian جو کہ Variangias کے نام سے جانے جاتے تھے۔ بحیرہ بالٹک کو عبور کر کے مشرقی یورپ میں آئے اور اپنی ایک علیحدہ ایمپائر بنائی جس کو رشین ایمپائر کہا جاتا تھا۔

آثار قدیمہ کے ماہروں کی ریسرچ کے مطابق پانچویں اور چھٹی صدی میں جہاں آج "Kiev" واقع ہے جو کہ "Ukraine" کا دارالخلافہ ہے اس جگہ پر تین بھائی اپنی بہن "Lybid" کے ساتھ آ کر آباد ہوئے۔ ایک بھائی کا نام "Kiy" دوسرے کا نام Shchek اور تیسرے کا نام "Khoriv" تھا۔ ان چاروں بہن بھائیوں نے اپنے قصبے کا نام اپنے بڑے بھائی "Kiy" کے نام پر رکھا۔ جس کا مطلب ہے "The Evaluation of Kiev" اس طرح "Kievites" نے خزار "Khazars"، Pecheges، Polovtsc، Tatars اور Mongols کے ساتھ جنگیں کیں۔ اس کے علاوہ "The Duch of Mucery" "Lithuanian" دی رشین ایمپائر، دی لارڈ آف پولینڈ کے ساتھ جنگیں کیں۔ ان جنگوں کے بعد Kieven اور رشین ایمپائر متحد ہو گئے اور انہوں نے سلاوک قبیلوں کو اکٹھا کیا۔ اس طرح "Kiev" مشرقی یورپ کا پہلا سیاسی سینٹر بنا۔ اس طرح ان قوموں نے مل کر ایک زبان کو ملک کی زبان اور ایک کلچر کو ملک میں قائم کرنے کی کوششیں کیں۔ اس کے بعد 988ء میں روس کے بادشاہ ولادی میر نے ملک میں مذہب کو رائج کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اسلام کو سختیوں اور پابندیوں کا مذہب قرار دیا اور عیسائیت کو اپنے ملک میں رائج کیا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کسی قوم اور ملک کی تہذیب کو بہتر بنانے کے لئے مذہب کی ضرورت ہوتی ہے۔

ولادی میر کا اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کو اپنے ملک میں رائج کرنے کی وجہ مغربی یورپ سے سیاسی اور تہذیبی تعلقات کو قائم کرنا بھی تھا۔ آج کے روسی جو مذہب کی تعلیم کو سمجھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبیوں کا باپ کہتے ہیں اور اسلام، عیسائیت اور یہودیت کو ابراہیمی مذہب کا نام دیتے ہیں۔ ابراہیمی مذہب سے مراد وہ یہ لیتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے "ایک خدا کی عبادت" کا تصور پیش کیا تھا۔ بادشاہ

نے ملک میں مذہب کو قائم کرنے کے بعد Byzantine اور Balgarians' دوسرے مشرقی ممالک سے تعلقات کو قائم کیا۔ اس طرح ''Kiev'' تیرھویں صدی کی دنیا میں پہلا سب سے بڑا تہذیبی مرکز بنا۔ تیرھویں صدی کے وسط میں 1240ء میں چنگیز خان کے پوتے باتو خان نے روس پر حملہ کیا اس وقت روس کا دارالخلافہ ''Kiev'' تھا ایک صدی تک یہ روس پر قابض رہے۔ دوسری اقوام کی طرح روسی قوم بھی چنگیز خان کے دور کو 'عذاب الٰہی' کے نام سے جانتے ہیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ بعض چیزیں کسی قوم کی' ہر قوم پر ایک جیسا تاثر دیتی ہیں۔ یہ تاثر کسی قوم کی یکسانیت اور پختہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

اگر ہم کسی بھی قوم کے کلچر میں پائے جانے والی رسومات کو دیکھیں تو ہمیں ان رسومات میں اس ملک کے گردونواح میں پائے جانے والی اقوام اور ممالک میں رائج رسومات کا کافی حد تک اثر ملتا ہے۔ پاکستان کی شادی بیاہ کی رسومات کو دیکھا جائے تو ہندوستان کی شادی بیاہ کی رسومات سے بہت زیادہ مماثلت پائے جانے کا تاثر ملے گا۔ باوجود اس کے کہ دونوں مذاہب میں ایک بڑا تضاد پایا جاتا ہے۔

اسی طرح اگر مشرقی یورپ کی بیس سال پہلے کی تاریخ کو دیکھا جائے تو ان کے ہاں شادی کی رسومات بالکل ویسے تھیں جیسے ہمارے ہاں! لڑکی کا مایوں بیٹھنا' سہیلیوں کا ڈفلی کے ساتھ گانا گانا اور ناچ وغیرہ کرنا' اس کے علاوہ ماں باپ کا بیٹی کے لئے جہیز تیار کرنا وغیرہ وغیرہ۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ انہوں نے کچھ اثر یورپ کے کلچر میں پائی جانے والی رسومات سے لیا اور ان کی رسومات میں کافی حد تک تبدیلی آئی۔ یہی وجہ ہے کہ مشرقی یورپ کی اقوام میں مشرقی اور مغربی مزاج کا واضح امتزاج ملتا ہے۔

اگر ہم کسی ملک کی قوم کے باشندوں کی نفسیات کا مطالعہ کریں تو کہیں نہ کہیں ان اقوام میں کسی دوسری قوم سے نفرت یا محبت کا جذبہ ضرور ملے گا چاہے یہ نفرت یا محبت چھوٹے پیمانہ پر ہی کیوں نہ ہو یا پھر بڑے پیمانہ پر' کہیں نہ کہیں یہ چیز ان اقوام کے کردار کا حصہ ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر آئرش اور فرنچ اقوام کا انگریزوں سے نفرت کرنا۔ پھر یہ نفرت یا محبت وقت کے ساتھ اس قوم کے کلچر کا حصہ بن جاتی ہے۔ مثلاً اگر کسی فرانسیسی کو انگریزی آتی ہے تو وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کسی سیاح سے انگریزی زبان میں بات کرے۔ نفرت کا اظہار اس قوم کے ادب اور ہسٹری دونوں سے ملتا ہے۔

کلچر اور زبان کسی بھی قوم کا ہو اس کے اندر پائی جانے والی خوبصورتی سے دوسری اقوام ضرور متاثر ہوتی ہیں۔

سولہویں صدی کے روسی ادب کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں ایک روسی تاجر جس کا تعلق ماسکو سے تھا کا ذکر ملتا ہے۔ جس نے تجارت کی غرض سے ہندوستان ہجرت کی۔ اس کا نام Anatashki Nikata تھا۔ یہ روسی تاجر فارس کے رستے ہندوستان میں داخل ہوا۔ اس نے اپنی تحریروں کے ذریعہ اہل روس کو ہندوستان میں بسنے والی اقوام' زبانوں اور وہاں کے کلچر اور تہذیب سے متعارف کروایا۔ اس نے اپنی وفات سے پہلے جو دعائیہ الفاظ نکالے اس میں اللہ تعالیٰ کو ''رحیم'' اور ''رحمان'' کہہ کر پکارا عربی زبان کے حسن نے اس کو ہندی زبان کے مقابل پر زیادہ متاثر کیا۔

زبان لفظوں کی وہ لڑی ہے جس کا اظہار حسن بیان سے کیا جائے یا قلم سے یہ ہر حال میں اپنے اندر ایک جادوئی طاقت رکھتی ہے۔

بقیہ صفحہ 4

ایک رفیق حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے خطاب فرمایا اور حضرت مصلح موعود اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تقاریر کی ریکارڈنگ بھی سنائی گئی۔

1984ء کے بعد سے اب تک برطانیہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اس جلسہ سالانہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شمولیت کی وجہ سے جماعت کے مرکزی جلسہ سالانہ کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اور اب اس جلسہ میں ہزاروں لوگ شامل ہوتے ہیں جب کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ لاکھوں کروڑوں لوگ استفادہ کرتے ہیں جو جلسہ سالانہ کا باثمر شجر اپنی شاخیں اکناف عالم تک پھیلا چکا ہے اور اس کی برکات سے کروڑوں سعید روحیں مستفیض ہو رہی ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34398 میں ماسٹر بشیر احمد ولد محمد عبداللہ قوم رحمانی پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/5167 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ماسٹر بشیر احمد ولد محمد عبداللہ قلعہ کالروالہ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر عبدالعزیز ولد محمد شفیع قلعہ کالروالا گواہ شد نمبر 2 حاجی محمد لطیف ولد غلام حسین قلعہ کالروالا

مسل نمبر 34399 میں مرزا عاشق حسین ولد مرزا فضل الرحمٰن قوم مغل پیشہ معلم وقف جدید عمر 37 سال بیعت 1975ء ساکن نصیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-6-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3306 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مرزا عاشق حسین ولد مرزا فضل الرحمٰن نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہ ولد سید عبدالغنی شاہ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 2 واحد اللہ جاوید وصیت نمبر 26200

مسل نمبر 34401 میں طارق اسماعیل ولد محمد عبداللہ قوم رحمانی پیشہ ڈسپنسر عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/3600 روپے ماہوار بصورت پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق اسماعیل ولد محمد عبداللہ قلعہ کالروالا گواہ شد نمبر 1 ماسٹر عبدالعزیز ولد محمد شفیع قلعہ کالروالا گواہ شد نمبر 2 حاجی محمد لطیف ولد غلام حسین قلعہ کالروالا

مسل نمبر 34402 میں شاہد احمد ولد مبارک احمد صاحب قوم ساہی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد احمد ولد مبارک ولد احمد ڈسکہ گواہ شد نمبر 1 سعید احمد ولد ماسٹر رشید احمد ڈسکہ گواہ شد نمبر 2 حمید احمد عاطف ڈسکہ

مسل نمبر 34404 میں نعیم احمد بٹ ولد رفیق احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 8 مرلہ واقع ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ کا 1/4 حصہ مالیتی-/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/8500 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد نعیم احمد بٹ ولد رفیق احمد بٹ ڈسکہ کوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر 11065 گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد بٹ والد موصی ڈسکہ کوٹ

مسل نمبر 34405 میں منور محمود بٹ ولد رفیق احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان رقبہ 8 مرلے واقع ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ مالیتی-/150000 روپے۔ 2۔ پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع ڈسکہ کلاں محمود ٹاؤن۔ اس وقت مجھے مبلغ-/8500 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم کرنل (ر) مرزا نصیر احمد صاحب صدر حلقہ F-6 اسلام آباد لکھتے ہیں میرے والد فلائیٹ لیفٹیننٹ میاں محمد لطیف صاحب ابن مکرم ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب آف دہلی دروازہ لاہور مختصر علالت کے بعد مورخہ 23 ستمبر بروز پیر PAF ہسپتال اسلام آباد میں بعمر 84 سال وفات پا گئے اسی روز بعد نماز عصر بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں تدفین احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر محترم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع اسلام آباد نے دعا کروائی۔ آپ مکرم میاں سراج دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ ایک بیوہ اور ایک بیٹی محترمہ امۃ الحی بشریٰ صاحبہ زوجہ میجر (ر) عارف شاہد صاحب آف لاہور چھوڑے ہیں۔ ان کی مغفرت بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد اکرم محمود صاحب بابت ترکہ محترمہ خدیجہ مسرت صاحبہ)

مکرم محمد اکرم محمود صاحب ابن مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ساکن 6/27 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ خدیجہ مسرت صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مکان قطعہ نمبر 22/5 دارالبرکات ربوہ برقبہ دس مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میری ہمشیرہ محترمہ راشدہ الطاف صاحبہ اہلیہ مکرم الطاف احمد صاحب کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:

(1) مکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب (بیٹا)
(2) مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ خالدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ فاخرہ نسیم صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم محمد اکرم محمود صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ طاہرہ شیریں صاحبہ (بیٹی)
(7) محترمہ راشدہ الطاف صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم طاہر محمود مجد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سیمینارز اصلاح وارشاد

مورخہ 22 ستمبر 2002ء کو نظامت اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر انتظام دفتر مقامی کے ہال میں سیمینار اصلاح وارشاد کا انعقاد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تھے۔ مکرم محمد محمود طاہر صاحب ناظم اصلاح وارشاد مقامی اور مکرم مبشر احمد خالد صاحب سیکرٹری دعوۃ الی اللہ ربوہ کے بعد مہمان خصوصی نے خطاب کیا اور بعد میں سوالوں کے جواب دیئے۔ مکرم مہتمم صاحب مقامی نے تیاری داعیان پر توجہ دلائی۔ 130 خدام نے سیمینار سے استفادہ کیا۔ قبل ازیں مورخہ 24 جون کو سیمینار ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے بارہ میں تفصیلی گفتگو کی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ حاضری 175 رہی۔

اعلان داخلہ

نیشنل کالج آف آرٹس لاہور (NCA) نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

i- بیچلرز آف آرکیٹکچر (B.Arch)
ii- بیچلرز آف فائن آرٹس (BFA)
iii- بیچلرز آف آموزیکالوجی۔
iv- بیچلرز آف ڈیزائن (B.Des)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 7- اکتوبر 2002ء ہے اور امتحان 15 تا 17- اکتوبر 2002ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 22 ستمبر 2002ء ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف آرٹس اینڈ ڈیزائن یونیورسٹی آف دی پنجاب نے سیلف سپورٹنگ بنیاد پر BFA (فائن آرٹس) اور ایم اے پینٹنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12- اکتوبر 2002ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 22 ستمبر 2002ء

انسٹیٹیوٹ آف آرٹ اینڈ ڈیزائن یونیورسٹی آف پنجاب نے مختلف ڈپلومہ کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12- اکتوبر 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 22 ستمبر 2002ء۔

حمایت اسلام خواتین کالج شیر شاہ بلاک گارڈن لاہور نے MA/BA/B.Sc انگلش/MA اردو MA اسلامک سٹڈیز MA فائن آرٹس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 22 ستمبر 2002ء۔ (نظارت تعلیم)

الفضل کے خریدار متوجہ ہوں

جو احباب الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ ستمبر 2002ء پچھتر روپے (/-Rs.75) بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ صفحہ 2

صاحب سنایا کرتے تھے اور بہت سے آدمی جمع ہو جایا کرتے تھے۔ مختلف لوگوں اور مجھ سے بھی سنا کرتے تھے اور حاجی صاحب لوگوں پر یہ ظاہر کرتے تھے کہ یہ مجدد ہیں گو حاجی صاحب بیعت نہ کر سکے مگر ان کے بعض عزیز اور رشتہ دار......احمدی ہو گئے۔

(رفقاء احمد جلد 10 صفحہ 41-45-46)

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل اور انعامی سکالرشپ 2002ء

مکرم میاں محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے ہر سال انٹرمیڈیٹ کے بورڈ کے امتحان میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم/طالبہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جائیں گے۔

امتحان انٹرمیڈیٹ سالانہ (1) پری میڈیکل (احمدی طالب علم/طالبہ علم جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا) (2) پری انجینئرنگ (احمدی طالب علم/طالبہ جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا) (3) انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام کمبینیشنز (احمدی طالب علم/طالبہ جو پاکستان بھر میں سالانہ امتحان میں سب سے زیادہ نمبر لے گا۔

انٹرمیڈیٹ کے فائنل امتحان (بورڈ) میں ان تینوں شعبہ جات میں جو بھی احمدی طالبہ/طالب علم پاکستان بھر کے تمام احمدی طلبہ سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ ایک عدد گولڈ میڈل اور 25000 روپے سکالرشپ کا مستحق قرار پائے گا۔ (خواہ اس کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو)

انٹرمیڈیٹ کا امتحان 2002ء دینے والے تمام احمدی طلباء و طالبات خواہ ان کا تعلق پنجاب سندھ سرحد بلوچستان یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو اس انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

قواعد وضوابط

☆ اس سکیم کا اطلاق انٹرمیڈیٹ بورڈز کے سالانہ امتحان 2001ء سے ہوگا (اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا)۔ واضح ہو کہ 2001ء میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو یہ سکالرشپ اور میڈلز دیئے جا چکے ہیں۔

☆ اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف First Annual Examination پر ہوگا۔

☆ By Part یا Division improve کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

☆ سالانہ امتحان 2002ء میں 800 یا 800 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

☆ طالبات اور طلباء کے لئے الگ الگ معیار نہ ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا۔ وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

درخواست دینے کی آخری تاریخ اور طریقہ کار

☆ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

☆ درخواست کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کی سند یا Mark Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم صدر جماعت/امیر صاحب ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

☆ انعام کے مستحق قرار پانے والے طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کردی جائے گی۔

☆ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31- دسمبر 2002ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

ریٹوں میں خصوصی رعایت

بیخ کباب	5 روپے	شامی کباب	5 روپے
چکن تکہ	12 روپے	برگر	15 روپے

علی تکہ شاپ اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: محمد اکبر۔ فون 212041

بقیہ صفحہ 6

اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منور محمود بٹ ولد رفیق احمد بٹ ڈسکہ کوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر 11065 گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد بٹ والد موصی ڈسکہ کوٹ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار	30-ستمبر	زوال آفتاب :	12-59
☆ سوموار	30-ستمبر	غروب آفتاب :	6-58
☆ منگل	یکم-اکتوبر	طلوع فجر :	5-39
☆ منگل	یکم-اکتوبر	طلوع آفتاب :	7-00

☆صدر جنرل مشرف نے بھارتی الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مندر پر حملے میں پاکستان ملوث نہیں بلکہ یہ گجرات میں ہزاروں مسلمانوں کے قتل عام کا نتیجہ ہے۔

☆ کراچی کے واقعے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ کوئی مسلمان ایسی حرکت نہیں کرسکتا۔ اس میں مذہبی جنونی ملوث ہوسکتے ہیں۔

☆ اسلام گڑھ آزاد کشمیر کے قریب بس گہری کھائی میں جا گری جس سے 25-افراد ہلاک اور 40 زخمی ہو گئے۔

☆ عوامی قیادت پارٹی کے سربراہ جنرل (ر) اسلم بیگ نے کہا ہے کہ 1988ء میں ہم نے خود آئی جے آئی بنوائی اس کا مقصد پیپلز پارٹی کا راستہ روکنا تھا۔

☆ گورنر پنجاب نے قصور کے سرحدی دیہات میں 427امدادی چیک تقسیم کئے۔ جن میں کئی کی مالیت 50روپے سے بھی کم تھی۔ بیشتر چیک 12روپے سے لے کر چند سو روپے تک تھے جبکہ حکومت نے اعلان کیا تھا کہ فی ایکڑ 2000روپے دیئے جائیں گے۔ یادرہے کہ یہ تمام چیک کراس ہیں جس کے لئے پہلے کم از کم 1000روپے کا اکاؤنٹ کھلوانا پڑتا ہے۔

☆ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے مسلم لیگ (ن) کے صدر نواز شریف اور بیگم کلثوم نواز کے کاغذات نامزدگی کی منسوخی کے خلاف دائر درخواستیں مسترد کردیں۔

☆ پاکستان اور امریکہ نے دفاعی تعاون کے فروغ کے لئے اگلے برس چھ مشترکہ فوجی مشقیں کرنے' 11 سیمینار اور دفاع سے متعلق 18وفود کا تبادلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ سات سال بعد پاکستان اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں 172ووٹ حاصل کرکے منتخب ہوگیا ہے۔

☆ امریکہ اور برطانیہ عراق کو غیر مسلح کرنے کیلئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک نئی قرارداد پیش کرنے کے مسودے پر متفق ہوگئے ہیں۔

☆ امریکہ میں غریبوں کی تعداد میں آٹھ برس کے دوران ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔

☆ 1991ء کی خلیج جنگ میں سعودی عرب نے عراق کے خلاف 80-ارب ڈالر خرچ کئے تھے یہ بات سعودی وزیر داخلہ نے بتائی۔

☆ چین نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ علاقائی اور عالمی مسائل کے حل کے لئے موثر کردار ادا کرے۔

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے
پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر
پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن
فون دفتر 214930
گھر 211930
الناصر مارکیٹ بالمقابل
ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

ہومیوپیتھک پریکٹیشنر حضرات کیلئے خوشخبری
ملکی وغیر ملکی ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز، پوٹینسی، الیکٹرو ہومیوپیتھک پوٹینسی و بجلیاں، باخ فلاور، گلوبیولز ڈسکس، شوگر آف ملک، نصابی وغیر نصابی کتب نیز پولٹری وحیوانات کی ادویات خصوصی رعایت پر حاصل کریں۔ 117ادویات کا سیٹ بھی دستیاب ہے۔
سنٹرل ہومیوپیتھک ڈرگ ہاؤس
سونیری بنک والی گلی۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
فون 041-647531 , 721221

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
☆ ریلوے روڈ فون - 214750
☆ اقصیٰ روڈ فون - 212515
SHARIF JEWELLERS

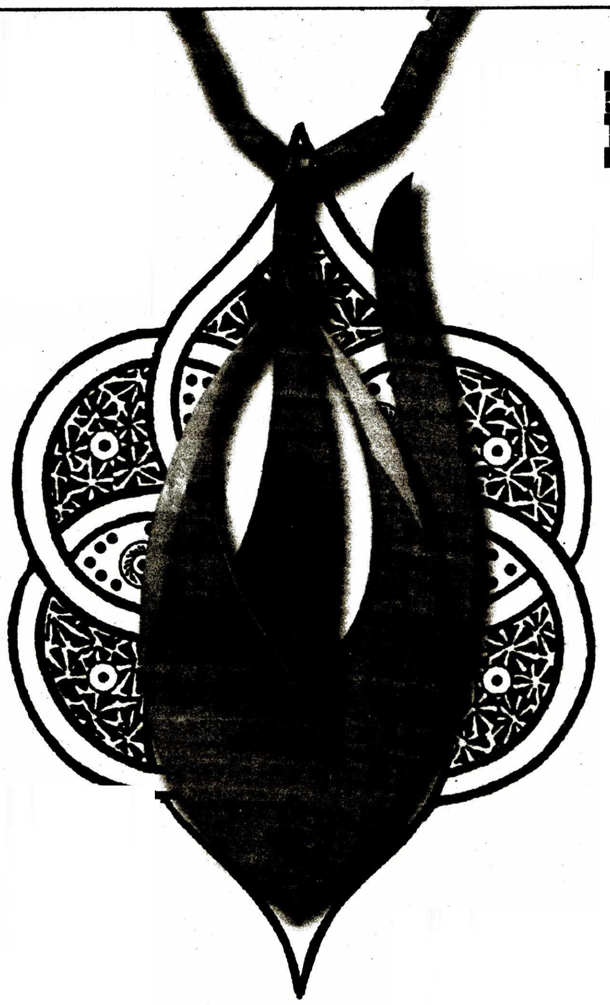

ELLERY THAT STANDS OUT.
h, Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market , Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174